بسم اللہ الرحمن الرحیم

27 رجب اور 15 شعبان کا روزہ رکھنا بدعت ہے ؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا 27 رجب اور 15 شعبان کا روزہ رکھنا بدعت ہے اور ان روزوں کا ثواب نہیں ملتا؟

جواب

ستائیس رجب اور پندرہ شعبان کا روزہ رکھنا جائز اور دیگر نفلی روزوں کی طرح باعث اجر و ثواب ہے، ہرگز بدعت نہیں، بلکہ ان کی اصل احادیث طیبہ سے ثابت ہے لہٰذا ان کا اہتمام کرنا بہت اچھا ہے۔ چنانچہ ستائیس رجب کے روزے کو ایک حدیث پاک میں سو سال کے روزوں کی مثل فرمایا گیا، جبکہ ایک اور حدیث پاک میں اس پر ساٹھ ماہ کے روزوں کے ثواب کی بشارت دی گئی، اسی طرح پندرہ شعبان کا روزہ رکھنے کی تو خود حدیث پاک میں ترغیب دلائی گئی ہے۔ اگرچہ ان روایات کی سندوں پر کلام ہے، لیکن فضائل میں ایسی ضعیف احادیث معتبر ہیں۔ اگر یہ خصوصی فضیلت والی احادیث نہ بھی ہوتیں پھر بھی ان مہینوں کے روزوں کی فضیلت تو ثابت و مسلّم ہے اور اس کے تحت یہ ایام بھی داخل ہیں۔ نیز بالفرض یہ بھی نہ سہی مگر نفل روزہ رکھنا تو جائز بلکہ نیکی اور افضل عبادت ہے۔ اس سب کے باوجود مذکورہ روزوں کی مذمت کرنا، انہیں بدعت کہنا، ان سے منع کرنا، ان کا ثواب نہ ملنے کی باتیں کرنا جہالت اور نادانی ہے۔

شعب الایمان، الفردوس، جمع الجوامع اور کنز العمال وغیرہ کی حدیث پاک میں ہے: "عن سلمان الفارسي قال قال رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم: في رجب يوم وليلة من صام ذلك اليوم وقام تلك الليل كمن صام من الدهر مائة سنة وقام مائة سنة وهو ثلاث بقين من رجب" ترجمہ: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رجب میں ایک دن اور ایک رات ہے، جو اس دن روزہ رکھے اور اس رات قیام کرے، وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے سو برس کے روزے رکھے اور سو برس قیام کیا، اور وہ رجب کی ستائیس ہے۔ (شعب الإیمان، باب فی الصیام، تخصیص شهر رجب بالذکر، جلد 5، صفحہ 345، حدیث 3530، مطبوعہ ریاض)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "بعض احادیث اُس (۲۷ رجب کے روزے) کی فضیلت میں مروی ہوئیں کہ فقیر نے اپنے فتاوی میں ذکر کیں، اُن سب میں بہتر حدیث موقوف ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے: "من صام يوم سبع وعشرين من رجب كتب الله تعالى له صيام ستين شهرا (یعنی) جو ۲۷ رجب کا روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ساٹھ ماہ کے روزوں کا ثواب لکھے۔" ایسی جگہ حدیث موقوف مرفوع ہے کہ تعین مقدار اجر کی طرف

رائے کو اصلاً راہ نہیں، اور حدیثِ ضعیف فضائل اعمال میں باجماع ائمہ مقبول ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ 652، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

سنن ابن ماجہ، شعب الایمان، مشکوۃ المصابیح کی حدیث پاک میں ہے: واللفظ للاول "عن علي بن أبي طالب، قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: "إذا كانت ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها وصوموا نهارها" ترجمہ: حضرت علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب شعبان کی پندرہویں رات ہو تو اس رات قیام کرو اور اس کے دن کا روزہ رکھو۔ (سنن ابن ماجہ، باب ما جاء فی لیلۃ النصف من شعبان، جلد2، صفحہ 399، حدیث 1388، دار الرسالۃ العالمیۃ)

علامہ شرف الدین حسین بن عبد اللہ طیبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 743ھ/1342ء) لکھتے ہیں: "وقد اتفق العلماء على جواز العمل بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال" ترجمہ: اور فضائلِ اعمال کے باب میں ضعیف حدیث کے اوپر عمل کے جائز ہونے پر علمائے کرام کا اتفاق ہے۔ (شرح المشکاۃ للطیبی، کتاب العلم، جلد2، صفحہ 707، مطبوعہ ریاض)

امام شہاب الدین احمد بن محمد ابن حجر ہیتمی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 974ھ/1567ء) لکھتے ہیں: "وقد تقرر أن الحديث الضعيف والمرسل والمنقطع والمعضل والموقوف يعمل بها في فضائل الأعمال إجماعا ولا شك أن صوم رجب من فضائل الأعمال فيكتفى فيه بالأحاديث الضعيفة ونحوها ولا ينكر ذلك إلا جاهل مغرور" ترجمہ: اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ضعیف، مرسل، منقطع، معضل اور موقوف حدیث پر فضائلِ اعمال میں بالاجماع عمل کیا جا سکتا ہے، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ماہِ رجب کا روزہ فضائلِ اعمال (کے باب) میں سے ہے، پس اس کے بارے میں ضعیف احادیث اور ان جیسی روایات پر اکتفا کیا جائے گا، اور اس کا انکار صرف کوئی جاہل اور فریب خوردہ (گمراہ) شخص ہی کرے گا۔ (الفتاوی الکبری الفقہیۃ، کتاب الصوم، جلد2، صفحہ 54-55، المکتبۃ الاسلامیۃ)

امام اہل سنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "بالجملہ اس (27 رجب کے روزے) کے لیے اصل ہے اور فضائلِ اعمال میں حدیثِ ضعیف باجماعِ ائمہ مقبول ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ 649، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

صحیح مسلم، مسند احمد، مسند ابو یعلی، سنن الکبری للبیہقی وغیرہ میں ہے: "عثمان بن حكيم الأنصاري قال سألت سعيد بن جبير عن صوم رجب ونحن يومئذ في رجب فقال سمعت ابن عباس رضي الله عنهما يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم حتى نقول لا يفطر ويفطر حتى نقول لا يصوم" ترجمہ: عثمان بن حکیم انصاری نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رجب کے روزوں کے متعلق پوچھا اور ہم اس وقت رجب ہی کے مہینے میں تھے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کبھی مسلسل نفلی) روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے:

افطار نہیں فرمائیں گے، اور افطار فرماتے (یعنی کبھی روزے چھوڑتے) یہاں تک کہ ہم کہتے: (اب مزید) روزے نہیں رکھیں گے۔

(صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صیام النبی فی غیر رمضان الخ، جلد3، صفحہ 161-162، حدیث 1157، دار الطباعۃ العامرۃ، ترکیا)

شعب الایمان، الترغیب والترہیب، کنز العمال، ما ثبت من السنہ وغیرہ میں ہے: "عامر بن شبل قال سمعت أبا قلابة يقول: في الجنة قصر لصوام رجب" ترجمہ: عامر بن شبل کہتے ہیں: میں نے حضرت ابو قلابہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رجب کے روزہ داروں کے لیے جنت میں محل ہے۔ (شعب الإیمان، باب فی الصیام، تخصیص شہر رجب بالذکر، جلد5، صفحہ 337، حدیث 3521، مطبوعہ ریاض)

امام جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 911ھ/1505ء) مذکورہ بالا حدیث پاک کے متعلق لکھتے ہیں: "وقال هذا أصح ما ورد في صوم رجب قال وأبو قلابة من التابعين ومثله لا يقول ذلك إلا عن بلاغ ممن فوقه عمن يأتيه الوحي" ترجمہ: امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: رجب کے روزے کے بارے میں جو کچھ مروی ہے، ان میں یہ روایت سب سے زیادہ صحیح ہے، اور فرمایا کہ حضرت ابو قلابہ تابعین میں سے ہیں، اور ان جیسا شخص یہ بات اپنے سے اوپر والے کسی کے خبر دینے سے ہی کہہ سکتا ہے، جو وحی پانے والے (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے روایت کرے۔ (شرح السیوطی علی مسلم، تحت الحدیث 1156، جلد3، صفحہ 238، دار ابن عفان)

امام ابو زکریا محی الدین یحیی بن شرف نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 676ھ/1277ء) لکھتے ہیں: "وفي سنن أبي داود أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ندب إلى الصوم من الأشهر الحرم ورجب أحدها" ترجمہ: سنن ابو داؤد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھنے کی ترغیب دی، اور رجب ان مہینوں میں سے ایک ہے۔ (المنہاج شرح صحیح مسلم، باب صیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غیر رمضان، جلد8، صفحہ 39، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

امام شہاب الدین احمد بن محمد ابن حجر ہیتمی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 974ھ/1567ء) نقل کرتے ہیں: "يكفي في فضل صوم رجب ما ورد من الأحاديث الدالة على فضل مطلق الصوم وخصوصه في الأشهر الحرم أي كحديث أبي داود وابن ماجه وغيرهما" ترجمہ: رجب کے روزے کی فضیلت کے بارے میں وہ وارد احادیث ہی کافی ہیں جو مطلق روزے کی فضیلت اور خصوصاً حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھنے کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں، یعنی جیسے ابو داؤد اور ابن ماجہ وغیرہما کی حدیث۔

(الفتاوی الکبری الفقہیۃ، کتاب الصوم، جلد2، صفحہ 54، المکتبۃ الإسلامیۃ)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "۲۷ کے علاوہ روزہ ہائے رجب میں احادیث کثیرہ وارد ہیں، جن میں بعض خود اور بعض بتعدد مرتبہ صالح رکھتی ہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ 653، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

جامع ترمذی، سنن الکبری للبیہقی، شرح معانی الآثار، کنز العمال وغیرہ میں ہے: واللفظ للاول "عن أنس قال: سئل النبي صلى الله عليه وسلم أي الصوم أفضل بعد رمضان؟ فقال: شعبان لتعظيم رمضان" ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استفسار کیا گیا: رمضان کے بعد کون سا روزہ افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کی تعظیم کے لیے شعبان کا روزہ۔ (جامع ترمذی، اَبواب الزکاۃ، باب ما جاء فی فضل الصدقۃ، جلد2، صفحہ 42-43، حدیث 663، دار الغرب الاِسلامی، بیروت)

صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، شرح السنۃ، جمع الجوامع وغیرہ میں ہے: واللفظ للبخاري "عن أبي سلمة: أن عائشة رضي الله عنها حدثته قالت: لم يكن النبي صلى الله عليه وسلم يصوم شهرا أكثر من شعبان" ترجمہ: حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شعبان سے زیادہ کسی مہینے کے روزے نہ رکھتے تھے۔ (صحیح البخاري، کتاب الصوم، باب صوم شعبان، جلد2، صفحہ 695-696، حدیث 1869، دار ابن کثیر، دمشق)

علامہ احمد بن علی ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 852ھ/1449ء) مذکورہ حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: "وفي الحديث دليل على فضل الصوم في شعبان" ترجمہ: اور اس حدیث میں شعبان کے روزے کی فضیلت کا ثبوت ہے۔ (فتح الباري بشرح البخاري، کتاب الصوم، باب صوم شعبان، جلد4، صفحہ 215، مطبوعہ مصر)

صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، سنن نسائی، مسند احمد، مشکوۃ المصابیح وغیرہ کی حدیث پاک ہے: واللفظ للبخاري "عن أبي سعيد رضي الله عنه قال: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: من صام يوما في سبيل الله، بعد الله وجهه عن النار سبعين خريف" ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: جو شخص اللہ پاک کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے، اللہ تعالیٰ اسے آگ سے ستر خزاں (ستر سال کی راہ) دور رکھے گا۔ (صحیح البخاري، کتاب الجہاد والسیر، باب فضل الصوم فی سبیل اللہ، جلد3، صفحہ 1044، حدیث 2685، دار ابن کثیر، دمشق)

علامہ ابو الحسن علی بن خلف ابن بطال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 449ھ/1057ء) اس حدیث پاک کے تحت نقل کرتے ہیں: "هذا الحديث يدل أن الصيام فى سائر أعمال البر أفضل إلا أن يخشى الصائم ضعفا" ترجمہ: یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ روزہ تمام نیک اعمال میں سب سے افضل ہے، سوائے یہ کہ روزہ دار کو ضعف (طاقت کھو بیٹھنے) کا خوف ہو۔ (شرح صحیح البخاري، کتاب الجہاد والسیر، باب فضل الصوم فی سبیل اللہ، جلد5، صفحہ 48، مطبوعہ ریاض)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1391ھ/1971ء) لکھتے ہیں: "(مذکورہ حدیث میں) روزے سے نفلی روزہ مراد ہے، اسی لیے صاحب مشکوۃ یہ حدیث نفلی روزے کے باب میں لائے، یعنی بندۂ مسلم اگر ایک نفلی روزہ رکھے اور

اللہ قبول کرے تو دوزخ میں جانا تو کیا، وہ دوزخ سے قریب بھی نہ ہو گا اور وہاں دوزخی ہوا بھی نہ پائے گا۔" (مرآۃ المناجیح، جلد 3، صفحہ 183، مکتبہ اسلامیہ، لاہور)

امام شہاب الدین احمد بن محمد ابن حجر ہیتمی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 974ھ/1567ء) لکھتے ہیں: "والذي نهى عن صومه جاهل بمأخذ أحكام الشرع و كيف يكون منهيا عنه مع أن العلماء الذين دونوا الشريعة لم يذكر أحد منهم اندراجه فيما يكره صومه بل يكون صومه قربة إلى الله تعالى لما جاء في الأحاديث الصحيحة من الترغيب في الصوم مثل قوله صلى الله عليه وسلم "يقول الله كل عمل ابن آدم له إلا الصوم" وقوله صلى الله عليه وسلم "لخلوف فم الصائم أطيب عند الله من ريح المسك"" ترجمہ: اور جس نے رجب کے روزے سے منع کیا، وہ احکامِ شرع کے مآخذ سے ہی جاہل ہے، اور یہ روزہ ممنوع کیسے ہو سکتا ہے جبکہ مسائل شریعت کو مدون کرنے والے علما میں سے کسی ایک نے بھی اسے ان ایام میں داخل نہیں کیا جن کا روزہ مکروہ ہے، بلکہ رجب کا روزہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے؛ کیونکہ صحیح احادیث میں (نفل) روزے کی ترغیب آئی ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: "اللہ پاک فرماتا ہے کہ ابنِ آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے سوائے روزے کے" اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان کہ "روزہ دار کے منہ کی بو اللہ پاک کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔" (الفتاوی الکبری الفقہیۃ، کتاب الصوم، جلد 2، صفحہ 54، المکتبۃ الإسلامیۃ)

اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: ﴿اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍۙ (۲۴) مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِۙ (۲۵)﴾ ترجمہ کنزالعرفان: (حکم ہوگا) تم دونوں ہر بڑے ناشکرے ہٹ دھرم کو جہنم میں ڈال دو، جو بھلائی سے بہت روکنے والا، حد سے بڑھنے والا، شک کرنے والا ہے۔ (پارہ 26، سورۃ ق 50، آیت 24-25)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1391ھ/1971ء) مذکورہ بالا آیت مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں: "جیسے اس زمانے کے بدمذہب کہ امور خیر کو ہزاروں حیلوں سے روکتے ہیں، شر کے روکنے کی پرواہ نہیں کرتے، ان کے فتوے ہمیشہ صدقات وخیرات اور ذکر رسول روکنے کے لیے ہوتے ہیں۔" (تفسیر نور العرفان، صفحہ 829 بتغیر قلیل، فرید بکڈپو لمیٹڈ، دہلی)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "روزہ سے منع کرنا خیر سے منع کرنا اور مناع للخیر (خیر سے روکنے والا) کے وبال میں داخل ہونا ہے، جب تک ذاتاً یا عارضاً ممانعت شرعیہ نہ ثابت ہو۔" (فتاوی رضویہ، جلد 10، صفحہ 653، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

امام شہاب الدین احمد بن محمد ابن حجر ہیتمی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 974ھ/1567ء) لکھتے ہیں: "وأما استمرار هذا الفقيه على نهي الناس عن صوم رجب فهو جهل منه وجزاف على هذه الشريعة المطهرة فإن لم يرجع عن ذلك وإلا وجب على حكام الشريعة المطهرة زجره وتعزيره التعزير البليغ المانع له ولأمثاله من المجازفة في دين الله تعالى" ترجمہ: اور بہر کیف اس عالم کا لوگوں کو ماہِ رجب کے روزے سے روکنے پر قائم رہنا تو وہ اس کی جہالت اور اس پاکیزہ شریعت پر بے تکا اندازہ ہے۔ پس

اگروہ اس سے باز نہ آیا تو حکامِ شرع مطہرہ پر اسے زجر کرنا اور ایسی نتیجہ خیز سزا دینا واجب ہے جو اسے اور اس جیسے دیگر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین میں بے دلیل بات کرنے سے روک دے۔ (الفتاوی الکبری الفقہیۃ، کتاب الصوم، جلد2، صفحہ53، المکتبۃ الاِسلامیۃ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-1092

تاریخ اجراء: 15شعبان المعظم1447ھ/4فروری2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net